REGD No. L.5254 145 بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ
عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ ۸ ربیع الثانی ۱۳۷۶ھ فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۵/۱۰ ۱۳ رنبوت ۱۳۳۵ھش ۱۳ نومبر ۱۹۵۶ء نمبر ۲۶۶

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو منعقد ہوگا۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ جس کی بنیادی اینٹ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۶ء بروز بدھ، جمعرات، جمعہ بمقام مرکز سلسلہ ربوہ منعقد ہوگا۔ احباب جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اجتماع میں شریک ہوکر اس کی برکات سے مستفید ہوں۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

عطاء الرحمٰن صاحب راحت ملک کی والدہ محترمہ کا اعلان

"الفضل نے مجھے گالی نہیں دی بلکہ میرے بیٹے نے مجھے گالی دی ہے"

میں انتہائی دکھے ہوئے دل کے ساتھ یہ اعلان کرتی ہوں کہ میرے بیٹے عطاء الرحمٰن راحت نے جو "راحت ملک" کے نام سے موسوم ہے ایک نہایت گندہ ٹریکٹ بعنوان "مرزا محمود احمد ہوش میں آؤ" شائع کیا ہے۔ نیز ایک مضمون احراری اخبار "نوائے پاکستان" لاہور کے پرچہ مورخہ ۱۴ر اکتوبر کے صفحہ ۴ پر شائع کرایا ہے۔ ان ہر دو مضامین میں اس نے میرے آقا اور امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی شان میں گستاخی کرکے اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکایا ہے۔

عطاء الرحمٰن راحت نے اپنے ٹریکٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر سراسر جھوٹا اور بے بنیاد الزام لگایا ہے۔ کہ گویا حضور نے "الفضل" مورخہ ۲۳ر اکتوبر میں اس کی ماں کو (مجھ کو) گالی دی ہے۔ اول تو الفضل کا وہ نوٹ جس کا اس نے حوالہ دیا ہے۔ وہ ایڈیٹر صاحب الفضل کا لکھا ہوا ہے۔ نہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا۔ دوسرے اس نوٹ میں مجھ کو یا عطاء الرحمٰن کو ہرگز ہرگز کوئی گالی نہیں دی گئی۔ بلکہ اس نوٹ میں اس سے جو سوال کیا گیا ہے وہ بالکل بجا اور درست ہے۔ اور میں اس کی پوری پوری تائید کرتی ہوں

اس کے برعکس حقیقت یہ ہے کہ الفضل نے تو مجھے یا عطاء الرحمٰن راحت کو کوئی گالی نہیں دی۔ البتہ خود عطاء الرحمٰن نے اپنے مضمون مطبوعہ "نوائے پاکستان" لاہور مورخہ ۱۴/۱۰/۵۶ میں مجھ کو اور اپنے مقدس مرحوم باپ کو یقیناً گالیاں دی ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں احمدی ہوں۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خدا کا مقرر کردہ خلیفہ اور مصلح موعود یقین کرتی ہوں۔ اور حضور کی اطاعت اور فرمانبرداری کو ذریعۂ نجات سمجھتی ہوں۔ یہی ایمان راحت ملک کے والد مرحوم و مغفور کا بھی تھا۔ لیکن راحت ملک نے اپنے متذکرہ بالا مضمون میں جماعت احمدیہ کے بارے میں لکھا ہے:۔

"وہ جماعت جس کا دعویٰ یہ ہو کہ وہ اور صرف وہ اسلام کی اجارہ دار ہے۔ جس کا دعوےٰ یہ ہو کہ اس کا تعلق بالواسطہ اللہ تعالیٰ سے ہے اس جماعت میں اس قسم کی شرمناک حرکات اور اس قسم کے اوچھے ہتھیاروں کا استعمال لعنتیوں اور جہنمیوں کا شیوہ نہیں تو اور کیا ہے"۔

ان سطور میں اس نے احمدی جماعت کو جس میں اس کے والد مرحوم شامل تھے۔ اور جس میں میں اب بھی شامل ہوں "لعنتیوں اور جہنمیوں" کی جماعت قرار دیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ لعنتی اور جہنمی ہونا کافر ہونے سے کسی لحاظ سے بھی کم نہیں۔ پس مجھ کو گالی دینے والا خود عطاء الرحمٰن راحت ہے نہ کہ ایڈیٹر الفضل۔

پھر اس نے اپنے "نوائے پاکستان" والے مضمون میں یہ بھی لکھا ہے کہ

"میری ماں مرزا محمود (ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) سے زیادہ متقی ہے"۔

یہ فقرہ بھی ایسا بے ہودہ ہے کہ کسی صاحب عقل و ہوش انسان کی زبان یا قلم سے نہیں نکل سکتا۔ میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دل و جان سے اپنا آقا اور امام و مقتدا مانتی ہوں۔ حضور کو "خدا کی رضامندی کے عطر سے ممسوح" اتقیٰ پاک اور مطہر انسان یقین کرتی ہوں۔ میں حضور کو اپنا روحانی باپ سمجھتی ہوں۔ اگر مجھ میں کوئی نیکی ہے تو وہ محض حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلفاء کی اطاعت اور فرمانبرداری کی وجہ سے ہے اور میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک ادنیٰ ترین خادمہ ہوں۔ اور آپ کے مقابلہ میں ایک ذرہ بھی نہیں۔ ان حالات حضور کے تقویٰ اور پاکیزگی کے ساتھ میرا مقابلہ کرکے عطاء الرحمٰن نے صرف حضور کی توہین نہیں کی۔ بلکہ میری بھی انتہائی دلآزاری کی ہے۔

پھر ایک ہی مضمون میں ایک طرف تو مجھ کو "لعنتیوں اور جہنمیوں" میں شمار کرنا اور دوسری طرف یہ لکھنا کہ "میرا یہ عقیدہ ہے کہ میری ماں مرزا محمود (ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) سے زیادہ متقی ہے" اس کے عقل و خرد سے بکلی تہی دست ہونے کی صریح علامت نہیں تو اور کیا ہے؟

اگر اس کو ایک ذرہ بھی میرا پاس عزت ہوتا تو وہ اس مقدس انسان کو جس کو میں اپنا روحانی باپ سمجھتی ہوں۔ جس کو اس کا اپنا باپ بھی روحانی باپ سمجھتا تھا۔ ننگی گالیاں نہ دیتا۔

عطاء الرحمٰن نے اپنے مضمون میں لکھا ہے کہ:۔

"آٹھ سال ہوئے اپنی طالب علمی کے زمانہ میں ہی میں نے احمدیت پر لاحول بھیجا تھا"

یہ بھی اس نے صریح جھوٹ بولا ہے کیونکہ اس کی ۲۹ر جون ۱۹۵۲ء کی اپنی تحریر موجود ہے۔ جو اس نے میری موجودگی میں لکھی تھی۔ جس میں اس نے لکھا ہے کہ:

"میں سلسلہ احمدیہ کو برحق اور الٰہی سلسلہ سمجھتا ہوں اور میں احمدی ہوں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اطاعت اور فرمانبرداری میں ہی اپنی نجات سمجھتا ہوں"۔

علاوہ ازیں ماہ مئی یا جون ۱۹۵۴ء میں اس کی لڑکی گجرات میں فوت ہوئی جس کا جنازہ خود اس نے صرف احمدی جماعت سے پڑھوایا۔ اور خود بھی

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

تحریک جدید ہمیشہ کیلئے قائم رہنے والا ادارہ ہے

جب تک قوم زندہ رہے گی، یہ اس کے ساتھ وابستہ رہیگا

اللہ تعالیٰ نے تمہیں عظیم الشان موقع عطا فرمایا ہے۔ اگر تم اسے کھو دو گے تو بدقسمت ہو گے

ارشادات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمایا: "قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر یعنی تم میں ہمیشہ ایک ایسی امّت ہونی چاہیئے۔ جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائے۔ اور انہیں نیکی کا حکم دے۔ اور برائی سے منع کرے۔"

"امّت کے معنی

ایسی ہی جماعت کے ہیں۔ جو اپنے اندر نظم رکھتی ہو۔ چونکہ امّت اور امام ایک ہی مادے سے نکلے ہیں۔ اس لئے درحقیقت امّت وہی ہے۔ جو اپنا مرکز رکھتی ہو۔ جب وہ مرکز سے نکل جائے گی۔ ہم اسے امّت نہیں کہیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم مسلمانوں کو امّت محمدیہ کہتے ہیں۔ مسلمانوں میں چاہے کتنا اختلاف ہو جائے۔ چاہے ان کے کتنے فرقے بن جائیں۔ امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہی رہے گی۔"

"اسی وجہ سے ہم باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی کہنے کے اپنے آپ کو آپ کی امّت نہیں کہتے۔"

"ہمارے بچوں تک سے پوچھو۔ تو وہ کہیں گے۔ کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امّت ہوں، مسیح موعودؑ کی جماعت میں سے ہوں۔"

"ہم عیسائیوں اور یہودیوں کو امت نہیں کہتے۔ عیسائی اور یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں امت تھے۔ اب وہ امت نہیں رہے۔ اب وہ جماعت بھی نہیں رہے۔ وہ ایک طائفہ ہیں۔ گروہ ہیں۔ حزب ہیں۔ امت نہیں۔ کیونکہ کوئی امّت اس وقت امت کہلاتی ہے۔ جب تک وہ امام کے گرد چکر کھاتی ہے۔ امت اس وقت امت کہلاتی ہے۔ جب وہ خاص مقاصد لے کر کھڑی ہوئی ہو۔"

"ام کے معنی خاص مقصد کے ساتھ چلنے کے بھی ہیں۔ اور امت وہی کہلاتی ہے۔ جو کسی خاص مقصد کو لے کر کھڑی ہو۔ اس میں نظم ہو۔ وہ کسی مرکزی نقطہ کے گرد چکر کھا رہی ہو۔"

"ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر میں مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا گیا تھا۔ کہ ان میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں، جو مقصدِ تبلیغ کو لیکر کھڑے ہوں۔ ان کا عمر بھر یہی کام ہو۔ کہ وہ ایک نظام کے ماتحت رہیں۔ لیکن یہ بات رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نہیں ہوئی۔

خلفاء کے وقت میں صحابہؓ جنگوں میں الجھ گئے۔ اور اس طرح وہ تبلیغ کے لئے وقت نہ نکال سکے۔ اور ان کے بعد لوگ سستی اور غفلت کی وجہ سے اس طرف سے ہٹ گئے۔ اور انہوں نے اپنے مقصد کو بھلا دیا۔ چونکہ درمیان میں وقفہ پڑ گیا تھا۔ اس لئے بعد میں آنے والے اس مقصد کو بھول گئے۔ اور ولتکن منکم امۃ پر عمل نہ ہوا۔"

تبلیغ اسلام ایک عظیم الشان کام ہے جو تحریک جدید کر رہی ہے

"اب تبلیغ جیسے عظیم الشان کام کو جاری کرنے کے لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تحریک جدید جاری کی ہے۔ تا باہر سے لوگ بلوائے جائیں۔ جو یہاں آ کر دین سیکھیں۔ اور ان میں سے ایسے لوگ تیار کئے جائیں، جو باہر جا کر لوگوں کو دین سکھائیں۔ یہی قرآن کہتا ہے۔ کہ تم باہر کے لوگوں کو تحریک کرو۔ کہ وہ تمہارے پاس آ کر دین سیکھیں اور ایک ایسی جماعت تیار کرو۔ جو باہر جائے اور دین سکھائے۔"

"ان دونوں مقصدوں کو تحریک جدید پورا کرتی ہے۔ تیرہ سو سال کے عرصہ کے بعد از زمانہ نبوت۔ صحابہؓ کے وقت میں مجبورًا اور ان کے بعد مسلمانوں کی غفلت کی وجہ سے ہمیں یہ نظر نہیں آتی۔ آج صرف ہماری جماعت کو اس بات کی توفیق ہے۔ یہ کتنا عظیم الشان کام ہے۔ اس کام کی وجہ سے تمہیں دوسروں پر فضیلت حاصل ہے۔ اور تمہارے مقابلہ میں کوئی اور ٹھہر نہیں سکتا۔"

دین کے لئے قربانیاں کرنے والے ہمیشہ زندہ رکھے جائیں گے

"بے شک یہ دن قحط کے ہیں۔ مصائب کے ہیں۔ آفات کے ہیں۔ لیکن دین کی خدمت کرنے والا تو بھی تمہارے سوا اور کوئی نہیں۔ اگر دین کو فاقہ مارو گے تو تمہیں مارو گے۔ اگر اس کی خاطر فاقہ کرو گے۔ تو تم ہی کرو گے۔ اور کوئی قربانی کرو گے۔ تو تم ہی کرو گے۔ اور کوئی نہیں کریگا۔ اس کا وجود خدا تعالیٰ نے تمہارے سپرد کیا ہے۔ تمہیں اس کے متکفل ہو۔ تم ہی اس کے مربی ہو۔ تم ہی اس کے محافظ ہو۔ تم ہی اس کے ولی ہو۔ اس کا ولی اور محافظ تمہارے سوا کوئی نہیں۔ نہ کوئی تمہارے سوا آج اسلام کی خبر پوچھنے والا ہے۔ نہ کوئی اس کی خاطر قربانی کرنے والا ہے۔ اور نہ اس سے کوئی محبت کرنے والا ہے۔ اگر تم غفلت کرو گے، تو یہ مُردہ ہو جائیگا۔ اگر تم ہوشیار رہو گے۔ تو یہ جیئے گا۔ اگر اس کی خاطر قربانی کرو گے تو تم کرو گے۔ لیکن یاد رکھو۔ اگر تم دین کے لئے قربانی کرو گے۔ تو تم بھی زندہ رہو گے۔ کیونکہ جو شخص خدا تعالےٰ اور اس کے دین کی خاطر قربانی کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ اسے مرنے نہیں دیتا۔

دنیا میں لوگوں پر فاقے آتے ہی ہیں۔ لوگوں پر مصائب اور آفات آتی ہی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور صحابہؓ پر بھی فاقے آئے۔ مصائب آئے۔ آفات آئیں۔ اور ہم پر بھی مصائب و تکالیف اور فاقے آئیں گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہؓ نے ان فاقوں اور آفات و مصائب میں بھی دین کی خاطر قربانی کرنے سے دریغ نہیں کیا۔ ہمیں بھی ان کی طرح نمونہ دکھانا ہوگا۔"

"میں تحریک جدید کے کارکنوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے اندر ایمان پیدا کریں۔ افسوس ہے۔ کہ کارکن کام کو اس طرح نہیں کرتے۔ کہ چندے سو فی صدی جمع ہوں۔ مثلاً دَورِ دوم کا ہمیشہ ہی یہ حال رہا ہے۔ کہ وہ کبھی سو فی صدی پورا نہیں ہوا۔ میں یہ نہیں سمجھتا۔ کہ اس دَور میں حصہ لینے والے اخلاص میں کم ہیں۔ لیکن میں یہ ضرور کہوں گا۔ کہ کارکن کام میں سست ہیں۔ اس لئے اس دور کا چندہ پورے طور پر وصول نہیں ہوتا۔

وعدوں کے لحاظ سے دورِ دوم کے مخلصین بھی ترقی کر رہے ہیں۔ پس میں

(باقی صفحہ ۸ پر)

ہم خلافت ثانیہ پر کامل اور غیر متزلزل ایمان رکھتے ہیں

اور فتنہ منافقین سے اظہار برأت کرتے ہیں

نوائے پاکستان میں شائع شدہ خبر سراسر غلط اور بے بنیاد ہے

انجمن احمدیہ برہمن بڑیہ (مشرقی پاکستان) کی طرف سے متفقہ قرارداد

مورخہ ۲ نومبر بروز جمعہ انجمن احمدیہ برہمن بڑیہ کے زیر اہتمام جماعت ہائے نناتی۔ گھاٹورا اور برہمن بڑیہ کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت جناب میر عبد الستار صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قرارداد بالاتفاق رائے منظور کی گئی۔

جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ نناتی اور گھاٹورا منافقین کے موجودہ فتنہ اور اس میں شامل ہونے والے تمام افراد سے قطعی طور پر برأت کا اظہار کرتی ہے۔ نیز حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خلافت پر کامل اور غیر متزلزل ایمان کا اقرار کرتے ہوئے حضور کو اپنی سچی اطاعت اور کامل فرمانبرداری کا یقین دلاتی ہے۔ ہمارا ایمان ہے، کہ حضور ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کے حقیقی مصداق ہیں اور اس زمانہ میں حضور کے دامن اقدس سے وابستہ ہونے میں ہی اللہ تعالیٰ کی رضا اور اسکی خوشنودی کا راز مضمر ہے۔

(۲) یہ اجلاس لاہور کے نوائے پاکستان مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء کی اس جھوٹی خبر کی بھی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ کہ "برہمن بڑیہ کے احمدیوں میں خلافت کے خلاف عام بغاوت پھیل گئی ہے۔" اللہ تعالےٰ کے فضل سے برہمن بڑیہ اور اس علاقہ کے جملہ احمدی خلافت پر دل و جان سے کامل ایمان رکھتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ تادمِ مرگ اسی عہد پر قائم رہیں۔ آمین ثم آمین۔ نیز حضور کی خدمت میں عرض گذار ہیں۔ کہ برہمن بڑیہ اور اس اطراف میں کوئی بھی ایسا فرد نہیں۔ جو فتنہ منافقین کے ساتھ شامل ہو یا ان کے ساتھ کسی قسم کی ہمدردی رکھتا ہو۔ اللہ تعالےٰ ہمیں آئندہ بھی اس قسم کے فتنہ سے محفوظ رکھے آمین ثم آمین۔

خاکسار ابو الخیر محمد محب اللہ عفی عنہ مربی سلسلہ

حافظ محمد حسن صاحب چیمہ کے مضمون پر ایک نظر

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت خلافتِ حقہ کی صداقت کی واضح دلیل ہے

از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس

قسط نمبر ۱

حافظ محمد حسن صاحب چیمہ کا ایک مضمون "فتنہ ہائے دورِ حاضر" کے زیرِ عنوان پیغام صلح مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء میں شائع ہوا ہے۔ یہ مضمون چیمہ صاحب اور ان کے ہمخیال غیر مبایعین کے اس شدید بغض و عناد اور حسد و عداوت کا آئینہ دار ہے۔ جو انہیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات اقدس سے ہے۔ اس مضمون کو پڑھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے گویا چیمہ صاحب کا دل آتش حسد کا فوارہ ہے۔ اور یہی حال ان سب غیر مبایعین کا ہے جنہوں نے اس برگزیدہ ہستی کی مخالفت میں ایڑی سے چوٹی تک زور لگایا۔ جس کا نام اللہ تعالیٰ نے "محمود" رکھا ہے۔ اور ناکامی پر ناکامی دیکھی۔ وہ اس دعوے کے ساتھ اٹھے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شخصی خلافت کی وصیت نہیں کی۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ کو اپنا خلیفہ قرار دیا ہے۔ اور جماعت کا کثیر حصہ ان کے ساتھ ہے۔ اور "محمود" ایدہ اللہ الودود کی خلافت باطل ہے۔ اور

"وہ سازشوں اور منصوبوں سے خلافت کی گدی پر بیٹھا ہے"

لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فعل سے ثابت کر دیا کہ غیر مبایعین باطل پر ہیں۔ اور جس کی خلافت کو ازراہ بغض و عناد "سازشوں اور منصوبوں" کا نتیجہ قرار دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی نصرت و تائید سے اس کی "خلافتِ حقہ" ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ اور اس کے زمانہ خلافت میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو زمین کے کناروں تک پھیلا دیا۔ اور اسے وہ جلالت و عظمت اور وہ شان و شوکت عطا فرمائی۔ جو عصر حاضر کے مسلمانوں کی کسی جماعت اور تنظیم کو نصیب نہیں ہوئی۔ حتیٰ کہ قاہرہ کے شدید مخالف احمدیت اخبار "الفتح" کو بھی لکھنا پڑا:۔

"میں نے بغور دیکھا تو قادیانیوں کی تحریک حیرت انگیز پائی۔ انہوں نے بذریعہ تحریر و تقریر مختلف زبانوں میں اپنی آواز بلند کی ہے اور مشرق و مغرب کے مختلف ممالک و اقوام میں بصرف زرِ کثیر اپنے دعوے کو تقویت پہنچائی ہے۔ ان لوگوں نے اپنی انجمنیں منظم کر کے زبردست حملہ کیا ہے اور ایشیا و یورپ امریکہ اور افریقہ میں ان کے ایسے تبلیغی مراکز قائم ہو گئے ہیں جو علم و عمل کے لحاظ سے تو عیسائیوں کی انجمنوں کے برابر ہیں۔ لیکن تاثیرات و کامیابی میں عیسائی پادریوں کو ان سے کوئی نسبت نہیں۔ قادیانی لوگ بہت بڑھ چڑھ کر کامیاب ہیں۔ کیونکہ ان کے پاس اسلام کی صداقتیں اور پُر حکمت باتیں ہیں۔ جو شخص بھی ان کے حیرت زا کارناموں کو دیکھے گا، وہ حیران و ششدر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ کس طرح اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے۔ جسے کروڑوں مسلمان نہیں کر سکے۔

صرف وہی ہیں جو اس راہ میں اپنے اموال اور جانیں خرچ کر رہے ہیں۔ اگر دوسرے مدعیان اصلاح اس جہاد کے لئے بلائیں۔ یہاں تک کہ ان کی آوازیں بیٹھ جائیں۔ اور لکھتے لکھتے ان کے قلم شکستہ ہو جائیں۔ تب بھی عالم اسلام میں اس کا دسواں حصہ بھی اکٹھا نہ کر سکیں گے۔ جتنا یہ تھوڑی سی جماعت مال و افراد کے لحاظ سے خرچ کر رہی ہے"۔

(الفتح ۲ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ)

ایک مخالف احمدیت تو اس نتیجہ پر پہنچ گیا کہ حضرت اقدس محمود کی قیادت میں جماعت احمدیہ کی بے نظیر ترقی کی وجہ یہ ہے کہ

"ان کے پاس اسلام کی صداقتیں اور پُر حکمت باتیں ہیں"۔

لیکن اپنے آپ کو تہجد گزار کہنے والے اور مولانا مودودی کے انہیں عدالت میں "منافق" کہنے پر آگ بگولہ ہو جانے والے اس حقیقت کو نہ پا سکے۔ چنانچہ چیمہ صاحب نے لکھا کہ

"جماعت کے جمہور میاں محمود احمد صاحب کے عقائد نے کبھی بھی غلبہ نہیں پایا۔ محض ایک تنظیم کی کشش نے انہیں ان سے منسلک کر رکھا ہے۔"

اس سے بڑھ کر نادانی کی بات اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ اس جماعت کے متعلق جس نے تبلیغ اسلام کی راہ میں اپنے اموال اور جانیں پیش کر دیں یہ کہا جائے کہ وہ اپنے قائد کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مالی و جانی قربانیاں تو کر رہی ہے۔ لیکن ان میں سے جمہور اپنے قائد کے عقائد سے اختلاف رکھتے ہیں۔ ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ اگر جمہور جماعت کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عقائد سے اختلاف ہے۔ تو وہ کیوں چیمہ صاحب جیسے صحیح عقائد رکھنے والے غیر مبایعین سے نہیں مل جاتے۔ جہاں بقول چیمہ صاحب

"ہمارے ہاں ان کے لئے عزت کی جگہ ہے۔ تبلیغ کے لئے مواقع ہیں تقریر کے لئے اسٹیج ہے۔ تبلیغ کے لئے تنظیم ہے"۔

اس سوال کا جواب ہماری طرف سے تو وہ سینکڑوں خطوط اور جماعتوں کی وہ قرار دادیں اور ریزولیوشنز ہیں۔ جن میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے خلوص اور دلی عقیدت اور والہانہ وابستگی اور بے انتہا محبت کا اظہار کیا گیا ہے۔ جو پورے دو ماہ سے روزنامہ الفضل میں شائع ہو رہے ہیں۔ لیکن چیمہ صاحب کے مضمون سے اس سوال کا جواب یہ ملتا ہے کہ وہ تو خلافت محمودیہ کی استبدادی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ اور چیمہ صاحب اپنی Unseen تنظیم کے ذریعہ ان استبدادی زنجیروں سے۔

"قادیانی حضرات کو آزاد کرانا چاہتے ہیں۔ جن مفاسد نے طوقِ سلاسل میں قوم کو جکڑا ہوا ہے انہیں ریزہ ریزہ کر دینا چاہتے ہیں"۔

چیمہ صاحب نوٹ کر لیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے بندے "محمود" سے جبکہ ابھی آپ خلیفہ بھی نہیں ہوئے تھے۔ یہ وعدہ کیا تھا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ کہ میں تیرے پیروؤں کو ان لوگوں پر جو تیری خلافت کا انکار کریں گے۔ ہمیشہ غالب رکھونگا اور اس وعدہ الٰہی کی صداقت گزشتہ چالیس سال سے نہ صرف جماعت احمدیہ بلکہ تمام اہالیان پاکستان و بھارت شاہد کر رہے ہیں۔ جس اکثریت کے گھمنڈ پر اے منکرین خلافت حقہ تم نے قادیان کی مقدس بستی چھوڑی تھی۔ اور لاہور میں اپنا اڈہ جمایا تھا۔ دیکھو اور غور کرو تمہاری وہ اکثریت آہستہ آہستہ تم سے کٹ کر "محمود" کے ہاتھ پر جمع ہوئی یا نہیں۔ اور تمہاری اکثریت اقلیت میں تبدیل ہو گئی یا نہیں۔ آج تم پر پنجابی کی یہ مثل پورے طور پر صادق آتی ہے۔

"دو بوٹیاں اور فتو باغبان"

اس وعدہ الٰہی کے مطابق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آج سے ۳۲ سال قبل تمہیں مخاطب کرتے ہوئے یہ اعلان فرمایا تھا۔ کہ تم جتنا زور لگا سکتے ہو لگا لو۔ جتنے تیر پھینک سکتے ہو پھینک لو۔ شمشیروں سے حملے کر لو۔ مبایعین کو مجھ سے پھیرنے کے لئے حیلوں اور مکر کی زنجیریں استعمال کر لو۔ لیکن پھر بھی مغلوب رہو گے مرے تا یوم البعث

یہ ہے تقدیر خداوند کی تقدیروں سے
ماننے والے میرے بڑھ کے رہیں گے تم سے
یہ قضا وہ ہے جو بدلے گی نہ تدبیروں سے
مجھ کو حاصل نہ اگر ہوتی خدا کی امداد
کب کے تم چھید چکے ہوتے مجھے تیروں سے
جن کی تائید میں مولا ہو انہیں کس کا ڈر
کبھی صیاد بھی ڈر سکتے ہیں نخچیروں سے

(باقی)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے بڑے بھائی حکیم نفیس مینائی صاحب بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں عبد السلام کراچی نمبر ۳

(۲) میرے والد حافظ شفیق احمد صاحب کئی روز سے سخت بیمار ہیں۔ دوست ان کی صحت یابی کے لئے دعا کریں۔ لئیق احمد متعلم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

(۳) خاکسار کی والدہ صاحبہ تین ماہ سے یرقان کے مرض میں مبتلا ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار محمد ظفر اللہ لالوکھیت کراچی ۱۹

استدراک

قسط دوم

(از مکرم ملک سیف الرحمن صاحب فاضل مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سلسلہ کے لئے دیکھیں اخبار الفضل مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۵۶ء

محترم سید امجد علی شاہ صاحب آف سیالکوٹ نے اس سلسلہ میں یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ الفضل ۵ اپریل ۵۶ء میں سوال کا یہ جواب دیا گیا ہے۔ کہ خاوند کا فرض ہے۔ کہ وہ عورت کا اس کی حسب منشاء رہائش کا انتظام کرے۔ ہر شخص اپنے والدین کی خدمت کا خود ذمہ دار ہے۔ کوئی دوسرا مجبور نہیں۔ کہ وہ اس فرض کو بجا لائے۔ گو بیوی پر اخلاقی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے خاوند کے والدین سے حسن سلوک سے پیش آئے۔ اور اپنے خاوند کے لئے راحت اور سکون کا باعث بنے۔ اور اس کی محبت کو جیتنے کی کوشش کرے۔ یہ فتویٰ بلا دلیل اور غلط ہے۔ معاشرت عامہ کے لئے خطرناک ہے۔ اکثریت آبادی کے خانگی معاملات کو برباد کرنے والا ہے۔ کیونکہ اس میں رہائش کی نوعیت کا معیار عورت کی خواہش قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اسکنوھن من حیث سکنتم من وجدکم۔ یعنی جہاں جس طرز کی رہائش تم خود رکھتے ہو۔ وہیں اپنی حیثیت کے برابر درجہ دیگران کو رکھو۔ قرآن کریم کسی کو تکلیف مالا یطاق نہیں دیتا۔ اگر اس مکان میں رہنے یا مرد کے ماں باپ کی طرف سے بدسلوکی کی صورت ہو۔ تو اس کے ازالہ کا مطالبہ ہو سکتا ہے۔ اور اگر سوائے علیحدگی کے اس کا ازالہ نہ ہو سکتا ہو۔ تو اس کا انتظام مرد کے ذمہ ہے۔ لیکن جہاں جس حالت میں مرد رہتا ہے۔ عورت اس کے ساتھ اسی حیثیت میں رہنے سے انکار نہیں کر سکتی وغیرہ۔

اس بارہ میں عرض ہے۔ کہ کسی سوال کا جواب خط میں بیان کردہ پس منظر کو سامنے رکھ کر دیا جاتا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے شروع میں بیان کیا ہے۔ یہ جوابات سوالات کے ایک تسلسل میں دیئے گئے ہیں۔ جب صورت حال یہ ہو۔ کہ خاوند عورت پر نافرمانی۔ بدزبانی کا الزام لگاتا ہو۔ اور عورت خاوند کی زیادتی اور حق تلفی کی شاکی ہو۔ اور خاوند کے والدین پر تنگ کرنے کا الزام دھرتی ہو۔ اور عورت کی رہائش کا مسئلہ زیر بحث ہو۔ تو جواب کے الفاظ "خاوند کا فرض ہے۔ کہ وہ عورت کی حسب منشاء اس کی رہائش کا انتظام کرے۔" کا مفہوم اس پس منظر کی روشنی میں ہی متعین کیا جائے گا۔ پس اس عبارت کا یہ مطلب ہرگز نہیں۔ کہ خاوند اپنی طاقت اور وسعت کو نظر انداز کر کے عورت کی رہائش کا انتظام کرے۔ بلکہ عورت کی حسب منشاء سے مقصد یہ ہے۔ کہ معاملہ کی صفائی اور خاوند بیوی کے بہتر سلوک کے لئے اگر عورت علیحدہ رہنا چاہتی ہے۔ تو مرضی کے مطابق اس کی الگ رہائش کا انتظام کر دیا جائے۔ بعض شرائط عقلاً تسلیم ہوتی ہیں۔ یہی صورت اس جواب میں ہے۔ یعنی اگر مرد میں علیحدہ مکان مہیا کرنے کی طاقت ہے۔ اور گھر کا سکون اس سے میسر آتا ہے۔ تو عورت کی مرضی کے مطابق مرد اپنی طاقت اور مالی وسعت کے لحاظ سے علیحدہ رہائش کا انتظام کر دے۔ پس حسب منشا سے مراد علیحدہ رہائش کا انتظام ہے۔ محلات کی تعمیر نہیں۔ اور یہ امر نہ تو قرآن کریم کی بیان کردہ آیت کے خلاف ہے۔ اور نہ ہی معاشرت عامہ کے لئے خطرناک ہے۔ بلکہ عام معاشرہ کے عمل اور دستور کے مطابق ہے۔ جسے خود سید صاحب نے بھی اپنے خط میں تسلیم کیا ہے۔

محترم سید صاحب نے دوسرا اعتراض یہ کیا ہے کہ:۔

"خاوند کے والدین کی خدمت اخلاقی ذمہ داری قرار دی گئی ہے۔ مگر اس کے انکار کرنے کا حق بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا۔ بعثت لاتمم مکارم الاخلاق۔ جہاں اخلاقی ذمہ داری ہو۔ وہاں ذمہ داری سے انکار نہیں ہو سکتا۔ جبکہ نبی کی بعثت کی غرض ہی اخلاق کی تکمیل ہو۔ قرآن کریم نے بہو کو بیٹی کے مقام پر رکھا ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں۔ کہ بہو بیٹی کے مقام پر پہنچ کر اس باپ کا احترام نہ کرے۔ پھر جب بیٹی پر والدین کا احترام اور عزت فرض ہے۔ اور بیوی پر خاوند کی اطاعت فرض ہے۔ تو خاوند کے فرائض میں خلل انداز ہو کر وہ اطاعت شعار بیوی کہلانے کی کیا مستحق ہوگی۔" وغیرہ وغیرہ۔

اس میں شک نہیں کہ اسلام نے جو احکام دیئے ہیں۔ ان میں اخلاقی اور قانونی حدود کی تعیین نہایت مشکل مسئلہ ہے۔ اور جیسا کہ محترم سید صاحب نے لکھا ہے اخلاقی ذمہ داری کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اور خود سلسلۂ مضامین میں ایک سوال "شادی کے بعد عورت پر سسرال یعنی سسر اور ساس کے کیا حقوق شریعت نے رکھے ہیں۔ اور مرد پر ساس سسر کے کیا حقوق ہیں" کا یہ جواب موجود ہے۔ ادب۔ احترام اور خدمت۔ ان باتوں کی شریعت نے تلقین کی ہے۔ لیکن جب کسی جرم کے نتیجہ میں کسی حق کے ساقط ہونے کا سوال پیدا ہوگا۔ تو وہاں اصل قانونی پہلو کو مدنظر رکھ کر جواب دینا پڑے گا۔ محض جذبات کی رو میں بہ جانے سے کام نہیں چلے گا۔ سوال کا پس منظر یہ ہے۔ کہ جو عورت خاوند کے والدین کی خدمت نہیں کرتی۔ کیا وہ مہر لینے کی حقدار ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ جرم کی نوعیت کا سزا سے کوئی قانونی تعلق نہیں ہے۔ عورت کو مہر کا حق شریعت نے اور بنیادوں پر دلوایا ہے۔ اور یہ حق بعض معین صورتوں میں ہی ساقط ہو سکتا ہے۔ پس سوال قانونی ہے۔ اس لئے جواب میں بھی قانونی پہلو کو زیادہ نمایاں کیا گیا ہے۔ ورنہ کون عورت امن و چین کی زندگی بسر کر سکتی ہے۔ جبکہ اس کا خاوند اس بات کی تمنا رکھتا ہو۔ کہ اس کی بیوی اس کے والدین کی خدمت کرے۔ ان سے پیار و محبت کا برتاؤ کرے۔ اور بیوی اس فرض سے غفلت برتے۔ پس جواب کا مقصد اس اخلاقی گراوٹ کی اہمیت کا انکار نہیں بلکہ ذکر خاص قانونی حق تلفی کا ہے۔

الغرض سوالات کے جوابات ہمیشہ ایک مخصوص ماحول کے اندر رہ کر ہی دیئے جا سکتے ہیں۔ اور حسب موقع اختصار سے کام لینا پڑتا ہے۔ اس لئے ان جوابات کو من کل الوجوہ مکمل سمجھنا اور یہ توقع رکھنا کہ ساری اگلی پچھلی شرائط کو ان میں لفظاً بیان کیا جائے۔ درست نہیں۔ میں حیران ہوں کہ محترم سید صاحب نے یہ کیسے سمجھ لیا۔ کہ "عورت کے حسب منشاء" سے جواب دینے والے کا مقصد یہ ہے۔ کہ اگر عورت محلات تعمیر کرانے کی خواہش کرے۔ تو خاوند پر واجب ہے۔ کہ وہ طاقت رکھے یا نہ رکھے۔ عورت کی خواہش کو پورا کرے۔ ایسے ہی اگر خاوند کے پاس الگ مکان نہیں۔ اور وہ مجبور ہے۔ کہ ایسے مکان میں رہے۔ جہاں اس کے ماں باپ بھی رہائش پذیر ہیں۔ تو پھر بھی خاوند پر فرض ہے۔ کہ وہ عورت کے لئے الگ مکان کا انتظام کرے۔ طاقت اور وسعت کی شرط ہر جواب میں عقلاً مدنظر رہتی ہے۔ اور اسلام کا قانون لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا ہر حال میں ملحوظ رہے۔

جماعت کے مخلص اور مستعد نوجوانوں سے ضروری گذارش

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر ضبط و نظم اور دیگر ضروری انتظامات کی غرض سے حسب سابق اس سال بھی نظارت حفاظت کو ایسے مخلص اور مستعد نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو ان ایام میں اپنے مفوضہ فرائض کو باحسن وجوہ ادا کر کے خدمت سلسلہ کا ثواب حاصل کر سکیں۔

اس غرض کے لئے میں جماعت کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اور مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین حضرات سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ مہربانی کر کے اپنی اپنی جماعت اور مجالس میں جماعت کے مخلص اور باہمت اور مستعد نوجوانوں کو اس کی تحریک فرمائیں۔ اور جلسہ سالانہ پر آنے والے ایسے نوجوانوں کی فہرستیں ارسال کریں۔ جن سے اس موقعہ پر کوئی نہ کوئی خدمت لی جا سکتی ہے۔ اس کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ ایسے نوجوان پیدائشی احمدی ہوں۔ یا انہیں جماعت میں داخل ہوئے کم از کم پانچ سال کا عرصہ گذر چکا ہو۔ نیز امیر جماعت یا قائد یہ سفارش کرتے ہوں۔ کہ یہ نوجوان سلسلہ کے نظام سے وابستگی رکھنے والا اور مستعد اور مخلص ہے۔

میں نوجوانوں سے بھی اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ ان کوائف کے ماتحت براہ راست بھی ہمیں جلسہ سالانہ پر اپنی آمد سے اطلاع دیں۔ تاکہ ان کے مناسب حال خدمت اس موقعہ پر ان کے لئے تجویز کی جا سکے۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ جہاں امراء و قائدین جماعت کے مخلص نوجوانوں کو اس کی تحریک کریں گے۔ وہاں جماعت کے نوجوان بھی میری اس گذارش پر توجہ دیں گے۔ اور اپنے آپ کو اس مبارک و مقدس موقعہ پر خدمت سلسلہ کے لئے بڑھ چڑھ کر پیش کریں گے۔ ایسی اطلاعات ہمیں یکم دسمبر سے پہلے پہلے پہنچ جانی چاہئیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔

(ناظر حفاظت ربوہ)

امونیم سلفیٹ (ولائتی کھاد)

(از چوہدری محمد سعد اللہ صاحب سیال انسپکٹر زراعت صدر انجمن احمدیہ)

پاکستان ایک زرعی ملک ہے جس کی معیشت کا انحصار زرعی پیداوار پر ہے پاکستان کی سالمیت اور معیشت کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ملک کے عوام کا معیار زندگی بلند ہو جو زمینداروں اور کاشتکاروں کی معیار کاشت اور پیداوار کو بلند کئے بغیر ممکن نہیں۔ زمیندار طبقہ کو ترقی دادہ طریقہ زمینداری سے آگاہ کرنا اور اس کے مطابق ان میں ترقی کے رجحان کو پیدا کرنا نہایت ضروری ہے۔ فصلوں کی پیداوار کو بڑھانے کے اور بہت سے ذرائع میں سے ایک ذریعہ کھاد کا استعمال ہے۔ چونکہ ساری زمین میں استعمال کرنے کے لئے گوبر کی کھاد کا میسر آنا مشکل ہے اس لئے اس کمی کو امونیم سلفیٹ یعنی مصنوعی کھاد سے پورا کیا جاتا ہے۔ جو پودوں کی افزائش اور پیداوار میں اضافہ کا موجب ہوتی ہے پودوں کو بڑھانے کے لئے مندرجہ ذیل اجزاء کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔

۱۔ نائیٹروجن۔ ۲۔ فاسفورس۔ ۳۔ پوٹاش۔ ۴۔ میگنیشیم۔ ۵۔ کیلشیم ۶۔ کاربن ۷۔ ہائیڈروجن۔ ۸۔ آکسیجن۔ ۹۔ مینگنیز ۱۰۔ تانبا۔ ۱۱۔ گندھک۔ ۱۲۔ فولاد۔ ۱۳۔ جست وغیرہ۔

اول الذکر آٹھ اجزاء زیادہ مقدار میں استعمال ہوتے ہیں۔ اور باقی کم۔ ہمارے ملک کی زمین میں زیادہ تر نائیٹروجن کی کمی ہے۔ اسی نائیٹروجن سے پودے بڑھتے اور فصل کو سبز رنگ حاصل ہوتا ہے۔ اناج والی اجناس میں پروٹین کے اجزاء بھی نائیٹروجن کی مدد سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ جن فصلوں کو نائٹروجن پوری مقدار میں نہیں ملتی ان کے پودے پیلے اور مرجھائے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی جڑیں بھی کمزور ہوں گی۔ جن کی وجہ سے پودوں کی ترقی پر اثر پڑے گا۔ نائیٹروجن کی کمی کے باعث پودوں پر بیماریوں کے حملہ کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں پیداوار کم ہوتی اور زمیندار اپنی محنت کا پورا پھل حاصل کرنے سے قاصر رہتا ہے اس کمی کو مندرجہ ذیل طریق سے پورا کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ پودوں کو نائٹروجن زمین سے اور پھلی دار پودوں سے پہنچائی جائے۔ یہ پودے ہوا سے نائٹروجن حاصل کر کے زمین میں پہنچاتے ہیں۔ اور زمین سے بہت کم نائیٹروجن استعمال کرتے ہیں۔ چونکہ ہمارے ملک کی آب و ہوا کافی گرم اور خشک ہے۔ جس کی وجہ سے زمین سے نائیٹروجن بہت جلد کم ہو جاتی ہے۔ اس لئے فارم کی کھاد کھلی کی کھاد بکریوں اور بھیڑوں کی کھاد مچھلیوں کی کھاد۔ کمپوسٹ کی ہوئی کھاد سے نائیٹروجن کی مقدار کو زمین میں زیادہ کرنا بہت ضروری ہے۔ فارم کی کھاد میں زیادہ سے زیادہ ایک پونڈ سینکڑہ (فی صدی) نائیٹروجن ملتی ہے۔

کھلی میں اس سے زیادہ نائٹروجن ہوتی ہے۔ گوبر کی کھاد اتنی زیادہ نہیں ہوتی۔ کہ کاشت والے سارے رقبہ میں ڈالی جا سکے جس کی سب سے بڑی وجہ گوبر کو بطور ایندھن استعمال کرنا ہے۔ گوبر کا یہ استعمال اسلامی نقطہ نگاہ سے بھی مکروہ اور ناپسندیدہ ہے اور زراعت کے لئے نقصان رساں ہے۔ کھلی کی کھاد بہت مہنگی اور کمیاب ہوتی ہے اس کے بالمقابل امونیم سلفیٹ گویا ولائتی کھاد کافی سستی اور آسانی سے مہیا ہونیوالی چیز ہے۔ یہ کھانڈ کی طرح سفید اور چمکدار ہوتی ہے۔ مویشیوں کی کھاد کے مقابلہ میں اسکی نقل و حمل اور کھیت میں استعمال آسان ہوتا ہے۔ حکومت ولائتی کھاد کے استعمال کو بڑھانے اور سستے دام پر زمینداروں میں تقسیم کرنیکے لئے کوشاں ہے۔ تقریباً ہر تین چار میل کے رقبہ میں ایک ایجنسی قائم ہے۔ جہاں سے ولائتی کھاد حکومت کے مقرر کردہ کنٹرول ریٹ پر مل سکتی ہے۔ امونیم سلفیٹ میں نائیٹروجن کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ ایک پونڈ امونیم سلفیٹ ۲۰ پونڈ مویشیوں کی کھاد کے برابر فائدہ رساں ہے۔ عام طور پر گندم کے ایک ایکڑ کے لئے دو سو پونڈ امونیا سلفیٹ استعمال کی جا سکتی ہے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ تقریباً چار ہزار پونڈ مویشیوں کی کھاد درکار ہوگی۔ تجربہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ امونیم سلفیٹ سے پودے یکدم نائیٹروجن جذب کر لیتے ہیں۔ اور تھوڑے ہی دنوں میں فصل میں نمایاں ترقی کے آثار نظر آنے لگتے ہیں۔

کھاد ڈالنے کے طریقے

کھاد ڈالنے سے پہلے اگر بڑے بڑے ڈھیلے ہوں۔ تو ان کو باریک کر لیا جائے۔ برسات پڑتے وقت کھاد نہیں ڈالنی چاہیئے کھاد اس طور پر ڈالنی چاہیئے کہ تمام کھیت میں یکساں پہنچ جائے۔ عام طور پر زمیندار کھاد کی بوری کھیت میں پانی داخل ہونے والے نکہ پر رکھ دیتے ہیں۔ جس سے کھاد خود بخود حل ہو کر کھیت میں پہنچ جاتی ہے۔

۲۔ تین حصے باریک مٹی اور ایک حصہ کھاد کو ملا کر کھڑی فصل میں بکھیر دیں۔ اس کے بعد پانی دیا جائے۔

۳۔ بعض اوقات کھڑی فصل میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر چھوٹے چھوٹے گڑھے بنا کر ان میں کھاد ڈال دی جاتی ہے۔ اسکے بعد پانی دے دیا جاتا ہے۔

۴۔ امونیم سلفیٹ فصل کاشت کرتے وقت بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔ پہلے زمین کو ہل دیا جائے پھر تین حصے مٹی اور ایک حصہ امونیم سلفیٹ ملا کر کھیت میں یکساں بکھیر دی جائے

عام طور پر زمینداروں کو یہ غلط خیال ہے کہ امونیم سلفیٹ کے بار بار استعمال سے زمین کمزور ہو جاتی اور اس میں کلر پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ بات اچھی طرح سے ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ امونیم سلفیٹ میں کلر پیدا کرنے یا زمین کو کمزور کرنے والی کسی چیز کا کوئی عنصر نہیں ہے بلکہ اس کے برعکس اس کھاد کا ہر جزو زمین اور فصل کے لئے کارآمد اور فائدہ بخش ہے۔ اگر غلط طریق پر کھاد کا استعمال کیا جائے تو اس کا فصل کو نقصان پہنچنے کا ضرور امکان ہے۔ اسلئے مندرجہ بالا طریقوں پر نہایت احتیاط کے ساتھ کھاد کا استعمال کرنا چاہیئے۔ گورنمنٹ کے سالہا سال کے تجربات سے یہ عمل یقینی طور پر واضح ہو چکا ہے۔ کہ مصنوعی کھاد کے استعمال سے زمین کی خرابی کا ہرگز کوئی امکان نہیں کیونکہ ہماری زمین میں کیلشیم کی مقدار کافی حد تک موجود ہے۔ جو زمین کو خراب ہونے سے روکتی ہے اور ایک غلط خیال پایا جاتا ہے کہ اگر ایک دفعہ کے استعمال کے بعد پھر ولائتی کھاد کا استعمال ترک کر دیا جائے۔ تو زمین کا نقصان ہو جاتا ہے۔ یہ بھی درست نہیں۔ امونیم سلفیٹ ایک کھاد ہے۔ جس فصل میں آپ اس کا استعمال کریں گے۔ یہ فائدہ دے گی اور جس فصل میں آپ کھاد نہیں ڈالیں گے اس کی پیداوار جو کھاد کی بنا پر زیادہ ہوتی تھی کم ہو جائے گی۔ گوبر کی کھاد دو تین سال تک زمین پر اپنا اثر قائم رکھتی ہے۔ لیکن اس کے بالمقابل ولائتی کھاد کا اثر زیادہ تر ایک فصل تک ہی محدود ہوتا ہے۔ اسلئے ہر فصل میں اس کا استعمال ضروری ہے ولائتی کھاد کا استعمال زرعی پیداوار کو بڑھانے کے لئے بے حد مفید ہے اس سے زمین کے نقصان کا کوئی اندیشہ نہیں۔

مختلف فصلوں میں کھاد استعمال کرنے کے لئے مقدار اور موزوں وقت درج ذیل ہے:۔

۱۔ فصل :۔ کماد
مقدار فی ایکڑ :۔ ۳۰۰ پونڈ
وقت استعمال :۔ نصف بوائی سے پہلے نصف بوائی کے بعد

۲۔ فصل :۔ کپاس
مقدار فی ایکڑ :۔ ۲۰۰ پونڈ
وقت استعمال :۔ نصف بوائی کے وقت نصف پہلے پانی سے پہلے

۳۔ فصل :۔ گندم
مقدار فی ایکڑ :۔ ۲۰۰ پونڈ
وقت استعمال :۔ نصف بوائی کے وقت اور نصف پہلے پانی کے وقت

۴۔ فصل :۔ چاول
مقدار فی ایکڑ :۔ ۱۰۰ پونڈ
وقت استعمال :۔ لاب لگائی کے دس روز بعد

۵۔ فصل :۔ جوار
مقدار فی ایکڑ :۔ ۳۰۰ پونڈ
وقت استعمال :۔ نصف بوائی کے وقت اور نصف پہلے پانی کے وقت

۶۔ فصل :۔ باجرہ
مقدار فی ایکڑ :۔ ۳۰۰ پونڈ
وقت استعمال :۔ نصف بوائی کے وقت اور نصف پہلے پانی کے وقت

جماعت کے زمیندار طبقہ کے معیار آمدنی کو بلند کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ سیکرٹریان زراعت امونیم سلفیٹ کے فوائد سے جماعت کے افراد کو آگاہ کریں اور ترقی یافتہ طریق کاشت وغیرہ پر زور دیں۔ ہماری جماعت کے افراد کی اکثریت بھی انہی لوگوں پر مشتمل ہے جن کی آمدنی کا دارومدار زمینداری یا کاشتکاری پر ہے۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق جماعتوں میں زرعی امور کے متعلق بیداری پیدا کرنا اور ان کے معیار زندگی کو بلند کر کے جماعت کی آمد بڑھانے کی کوشش کرنا نہایت ضروری ہے۔ پس سیکرٹریان زراعت کی خدمت میں التماس ہے کہ زرعی امور سے متعلق اس قسم کے مضامین سے جماعت کو آگاہ رکھا کریں اور ان سے فوائد حاصل کرنے کے لئے کوشاں رہیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

جو لوگ خلافت پر ایمان نہیں رکھتے انہیں ہم جماعت احمدیہ کا رکن نہیں سمجھتے

جماعتہائے احمدیہ کی متفقہ قراردادیں

کوٹ قیصرانی

جماعت احمدیہ کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخاں کا مورخہ ۲۶/۱۰/۵۶ کو بعد نماز جمعہ ایک خاص اجلاس زیر صدارت ابو احمد مولوی محمد خانصاحب مولوی فاضل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ قیصرانی منعقد ہو کر مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔

(۱) ہم جملہ ممبران جماعت احمدیہ کوٹ قیصرانی جملہ منافقین جنکی سرگرمیاں منظر عام پر آچکی ہیں یا ایسے اشخاص جو ابھی تک منظر عام پر نہیں آئے مگر درپردہ نظام خلافت اور نظام سلسلہ کی مخالفت کر رہے ہیں سے برأت کا اعلان کرتے ہیں اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اور دامن خلافت سے وابستگی کو اپنے لئے ذریعہ نجات خیال کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ حضور کو کارآمد اور عمر دراز عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

(۲) ہم جملہ ممبران جماعت احمدیہ کوٹ قیصرانی ریزولیوشن ہائے جماعت احمدیہ لاہور و جماعت احمدیہ ربوہ۔ جماعت احمدیہ راولپنڈی اور صدر انجمن کی تائید کرتے ہوئے عرض پرداز ہے کہ مرکزی صدر انجمن احمدیہ نے موجودہ قرارداد پاس کر کے وقت کے اہم تقاضا کو پورا کیا ہے۔ اور ہم منافقین نمبرا تا نمبر ۱۳ سے بکلی برأت کا دوبارہ اعلان کرتے ہیں۔ اور آئندہ اگر کسی نے خلافت حقہ کے خلاف کوئی فتنہ اٹھایا تو اس کے خلاف بھی ہمارا طریق عمل یہی ہوگا۔

محمد نواز سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخاں۔

میال چنول

مورخہ ۱۰/۱۱/۵۶ کو نماز جمعہ کے بعد جماعت ہذا کا اجلاس عام زیر صدارت چوہدری عبدالمجید صاحب سکرٹری تبلیغ انعقاد پذیر ہوا جس میں ذیل کی قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) جماعت ہائے احمدیہ لاہور، ربوہ راولپنڈی نے جن افراد کے متعلق اعلان کیا ہے کہ ان کا رویہ منافقانہ ہے۔

جماعت احمدیہ میال چنول ایسے تمام افراد اور ان کے ساتھ تعلق رکھنے والے افراد کو جن کی منافقت کا آئندہ علم ہوگا بیکسر برأت کا اعلان کرتی ہے اور ان کو جماعت احمدیہ کا ممبر تصور نہیں کرتی

اس جماعت کے تمام افراد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو خدا تعالےٰ کا مقرر کردہ خلیفہ امام برحق اور مصلح موعود یقین کرتے ہیں۔ اور حضور کے حکم کے ماتحت مالی جانی قربانیاں کرنا عین سعادت دارین یقین کرتے ہیں۔

یہ اجلاس عزل خلیفہ اور ایک خلیفہ کی زندگی میں دوسرے خلیفہ کے انتخاب کو سراسر باطل لغو اور خلاف اسلام یقین کرتا ہے

عبد المجید سکرٹری اصلاح و ارشاد مسجد بازار میال چنول ضلع ملتان

مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ

مورخہ ۱۴/۱۱/۵۶ کو جماعت احمدیہ مالو کے بھگت کا اجلاس عام زیر صدارت چوہدری فیض عالم صاحب پریذیڈنٹ جماعت مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس کیا گیا۔

اب اس بات میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں رہا کہ مولوی عبد الوہاب و عبد المنان اور وہ سب افراد جن کے نام جماعت احمدیہ لاہور، ربوہ و راولپنڈی کے ریزولیوشنز میں اخبار روزنامہ الفضل میں مورخہ ۲ اکتوبر اور ۶ اکتوبر ۱۹۵۶ء میں شائع ہو چکے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے مسلمہ عقائد دوبارہ عزل خلیفہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خلافت حقہ سے صریح انحراف کر چکے ہیں۔ مزید برآں متعدد گواہیوں سے جو الفضل میں چھپ رہی ہیں یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ مولوی عبد الوہاب وغیرہ کے احرار اور دیگر معاندین سلسلہ کے ساتھ جماعت کی بیخ کنی کے لئے دیر سے تعلقات تھے۔ جماعت احمدیہ کے تمام افراد کو جو عقیدت اور والہانہ محبت حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز المصلح الموعود کی ذات سے ہے۔ ایمان بالخلافت کا یہ تقاضا تھا کہ جب تک یہ لوگ الزامات کی تردید حضرت امیر المؤمنین کے فرمودہ خطبہ کے مطابق کر کے اپنی غلطیوں کا اعتراف نہ کر لیتے چین سے نہ بیٹھتے۔ لہذا جو اقدام انجمن ہائے لاہور۔ ربوہ اور راولپنڈی نے اپنے ریزولیوشنز میں کیا ہے۔ ہم بھی اسی کی تائید کرتے ہیں:

افراد جماعت احمدیہ مالو کے بھگت

جماعت احمدیہ کوٹ کوڑا ضلع سیالکوٹ

جماعت احمدیہ کوٹ کوڑا ضلع سیالکوٹ نے متفقہ طور پر میاں عبد المنان اور میاں عبد الوہاب اور ان کے رفقاء سے - - - - - - - - - برأت کا اظہار کرتی ہے۔ انہوں نے اپنی ناز یبا حرکات کو بروئے کار لا کر اپنے آپ کو جماعت سے علیحدہ کر لیا ہے اور اپنے عمل سے مہر تصدیق ثابت کر دی ہے اور اپنے اعمال سے ثابت کر دیا ہے کہ وہ جماعت کا حصہ نہیں۔ یہ اجلاس خدا تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر حضرت امیر المؤمنین کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پسر موعود اور مصلح موعود اور خلیفہ برحق سمجھتا ہے۔ اور اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ اسلام کی ترقی آپ ہی کے مبارک ہاتھوں سے ہونی مقدر ہے۔

(افراد جماعت کوٹ کوڑا)

حافظ آباد

مورخہ ۲/۱۱/۵۶ بروز جمعۃ المبارک ایک ہنگامی اجلاس جماعت احمدیہ حافظ آباد کا زیر صدارت شیخ حمید اللہ صاحب وکیل منعقد ہوا جس میں ذیل قرارداد باتفاق رائے منظور ہوئی

ہم جملہ افراد جماعت احمدیہ حافظ آباد جماعتہائے احمدیہ لاہور، راولپنڈی اور ربوہ کی اس قرارداد سے کلی طور پر متفق ہیں کہ جن ۱۳ اشخاص نے جماعت احمدیہ کے قواعد و ضوابط کی پابندی نہیں کی بلکہ منافقانہ چالیں چلکر جماعت احمدیہ میں انتشار پھیلانے کی کوشش کی ہے اور خلافت حقہ کی نسبت شر انگیز پروپیگنڈہ کیا ہے ان سے برأت کا اظہار کرتے ہوئے عہد کرتے ہیں کہ چونکہ انہوں نے جماعت احمدیہ سے خود ہی لاتعلقی کا اظہار کیا ہے۔ اسلئے جماعت احمدیہ کے وہ فرد نہیں ہے کیونکہ خلیفہ وقت کی اطاعت ہر مبایع احمدی پر واجب ہے لہذا جو شخص یا اشخاص خلیفہ وقت کے دامن سے وابستہ نہیں یا وابستہ ہو کر خلیفہ وقت کی اطاعت اور وفاداری سے قولاً اور عملاً منحرف ہوں یا ایسا رویہ اختیار کریں۔ جس سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اندر بغاوت اور انتشار کو جنم دینے اور فتنہ پیدا کرنے کا موجب ہوں وہ جماعت کے ممبر ہو ہی نہیں سکتے اور نہ ہماری نمائندگی کر سکتے ہیں۔ چونکہ بموجب قواعد و ضوابط وہ خود جماعت احمدیہ کے ممبر نہیں ہے اسلئے جماعت احمدیہ حافظ آباد ان اشخاص کو یا ان سے ہمدردی رکھنے والوں کو اپنی جماعت سے باہر سمجھتے ہوئے برأت کا اظہار و اعلان کرتی ہے

جماعت احمدیہ حافظ آباد حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مصداق خلیفہ برحق اور مصلح موعود پر یقین کرتی ہے۔

اللہ تعالےٰ سے دعا گو ہے۔ کہ حضور کو صحت کاملہ عاجلہ اور صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اسلام کی جو فتوحات حضور سے وابستہ ہیں ہم انکو پورا ہوتا ہوا دیکھیں۔ انشاء اللہ آمین

(محمد صدیق جمیل سکرٹری جماعت احمدیہ حافظ آباد)

زمیندار جماعتیں توجہ فرمائیں

زمیندارہ جماعتیں فصل ربیع برداشت کر چکی ہیں اور فصل خریف برداشت کر رہی ہیں۔ پہلی فصل پر نصف بجٹ اور دوسری فصل پر پورا بجٹ ادا ہو جانا چاہئیے تھا۔ مگر بعض زمیندار جماعتیں ابھی ایسی بھی ہیں جنہوں نے ابھی تک اپنا پہلی ششماہی کا بجٹ بھی پورا نہیں کیا

لہٰذا صدر صاحبان و سیکرٹریان مال کی خدمت میں التماس ہے کہ فصل خریف کی برداشت پر اپنا سالانہ بجٹ پورا کریں اور آئندہ فصل ربیع کا انتظار نہ کریں۔ کیونکہ وہ فصل تو بہرحال اگلے سال میں شمار ہوگی اور اس کا چندہ اگلے سال میں شمار ہوگا۔

ناظر بیت المال ربوہ

عطیہ جات برائے مہمان خانہ و لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

احباب و نا ظرین کرام کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا تحریک کی جاتی ہے کہ وہ لنگر خانہ کی مندرجہ ذیل ضروریات میں حسب توفیق فرداً فرداً یا اجتماعی طور پر حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اسی طرح معزز و محترم بہنوں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ بھی اس میں شامل ہوں اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ان ضروریات میں سے جو بھی وہ عطیہ کی صورت میں دے سکیں اپنے ہمراہ لائیں اور لنگر خانہ کے دفتر میں جمع کرا کے رسید حاصل کریں۔

مندرجہ ذیل اشیاء کی اکثر اور عام ضرورت رہتی ہے:۔

(۱) میز پوش خورد و کلاں (۲) غلاف تکیہ (۳) دستر خوان خورد و کلاں (۴) ٹوبیوں میں کھانا پہنچانے والے رومال (۵) بستروں میں استعمال ہونے والے کھیس یا موٹی چادریں یا دوتہیں۔ (۶) بستروں کی دریاں (۷) اس کے علاوہ اگر کوئی اس غرض کے لئے نقدی میں امداد فرمائیں تو وہ بھی شکریہ کے ساتھ وصول کی جائے گی۔ افسر لنگر خانہ ربوہ

تحریری مقابلہ

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن ملتان کی طرف سے ایک تحریری مقابلہ میں تمام احمدی طلباء اور طالبات کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے

"احمدی طلباء خدمت دین میں کیا حصہ لے سکتے ہیں اور کیسے"

اس مقابلہ میں تین انعام اول۔ دوم اور سوئم آنے والوں کو دئیے جائیں گے۔ تمام مضامین ۲۵ نومبر تک مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جانے چاہئیں۔ "صدر احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن معرفت او میگا ریڈیوز ملتان چھاؤنی"

محمد اکرم ورک صدر احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن ملتان

درخواستہائے دُعا

(۱) خاکسار کی پھوپھی صاحبہ مسماۃ سلطانہ بیگم چند دنوں سے بوجہ درد سینہ بیمار ہیں۔ درویشان قادیان و دیگر بزرگان سلسلہ شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے والد صاحب مسمی چوہدری نور محمد صاحب کرم پوری اور میرا چھوٹا بھائی ضیاء اللہ خان بخار میں مبتلا ہیں ان کی شفایابی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ ظفر اللہ خان اختر کرمپوری حال ربوہ

(۲) میری بیوی تقریباً چھ ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔ غلام نبی ہیڈ ماسٹر بلاک ۲۳ سرگودھا

(۳) مکرم شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی کی آنکھ کا اپریشن ہوا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اپریشن کامیاب رہا ہے احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ لطیف خالد ربوہ

نظارت تعلیم کے اعلانات

(۱) سروے آف پاکستان

اپر سبارڈی نیٹ سروس میں سب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹس کی اسامیوں کے لئے امیدواران کا امتحان مقابلہ دسمبر ۵۶ء میں ہوگا۔ تنخواہ ۱۲۵-۱۰-۲۲۵-۱۰-۲۷۵-۲۵/۲-۳۵۰۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر ۲۹/۱۱/۵۶ تک بنام Surveyor General of Pakistan President House compound Victoria Road Karachi مجوزہ فارم اور نقل ہدایات دو روپے کا منی آرڈر بھیج کر طلب کریں۔ شرائط:۔ ریاضی والا انٹرمیڈیٹ یا سینئر کیمبرج عمر ۱/۱/۵۶ کو ۱۸ تا ۲۳۔ (پاکستان ٹائمز ۳/۱۱/۵۶)

(۲) جونیئر کلرک

اسامیاں ۱۷۔ گریڈ ۶۰-۴-۱۰۰-۵-۱۲۰۔ الاؤنس علاوہ۔ شرائط:۔ جونیئر کلرکوں کا امتحان پاس۔ درخواستیں ۵/۱۲/۵۶ تک بنام Director of Agriculture West Pakistan لاہور (پاکستان ٹائمز ۳/۱۱/۵۶)

(۳) ایکسائز سب انسپکٹر

اسامیاں ۱۶۔ انتخاب بذریعہ امتحان مقابلہ گریڈ ۱۰۰-۶-۱۶۰-۸-۲۰۰

شرائط:۔ ڈگری۔ عمر ۱/۱/۵۶ کو ۱۹ تا ۲۵ مجوزہ فارم و ہدایات کے لئے موازی چھ آنے کے ٹکٹ ڈاک ارسال ہوں۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں بنام سیکرٹری صاحب ویسٹ پاکستان پبلک سروس کمیشن لاہور ۲۵/۱۱/۵۶ تک مطلوب (پاکستان ٹائمز ۳/۱۱/۵۶)

(۴) ٹیکسیشن سب انسپکٹرز

اسامیاں ۱۱۔ گریڈ ۱۰۰-۶-۱۶۰-۸-۲۰۰ شرائط:۔ ڈگری۔ عمر ۱/۱/۵۶ کو ۱۸ تا ۲۵ مجوزہ فارم میں درخواست بنام سیکرٹری صاحب ویسٹ پاکستان پبلک سروس کمیشن ۲۵/۱۱/۵۶ تک مطلوب مجوزہ فارم و ہدایات موازی ۶ آنے کے ٹکٹ ڈاک ارسال کر کے طلب کریں۔ (پاکستان ٹائمز ۳/۱۱/۵۶)

(۵) داخلہ بی کلاس انجنیئرنگ کالج لاہور

پی۔او۔ ایف (پاکستان آرڈیننس فیکٹریز) مکینک دس اپرنٹس درکار۔ ماہوار وظیفہ دوران ٹریننگ سال اول ۷۰۔ دوم ۸۰۔ سوم ۹۰۔ چہارم ۱۰۰۔ بطور چارج مین مقرر ہونے پر تنخواہ ۱۵-۲۰۰-۳۲۰۔ الاؤنس علاوہ۔ شرائط:۔ پاکستانی باشندہ۔ میٹرک۔ عمر ۱/۱/۵۶ کو ۱۶ تا ۲۲۔ درخواستیں بصیغہ رجسٹری معہ چالان خزانہ ۸/۷ روپے فیس داخلہ ۵/۱۱/۵۶ تک بنام Director Ordnance Factories 21 Victoria Barracks Rawalpindi پاکستان ٹائمز ۱/۱۱/۵۶

(۶) پی، اے، ایف پبلک سکول لوئر ٹوپہ

آئندہ پری اپرنٹس کورس ۳/۱/۵۷ کو شروع ہوگا۔ یہ ادارہ پبلک سکول کی طرز پر ہے۔ طلبہ کو میٹرک تک تعلیم دی جاتی ہے۔ پی۔اے۔ ایف میں بطور ایئر کرافٹ اپرنٹس ان کا داخلہ لازمی ہے عرصہ ٹریننگ تین سال۔ بصورت ہشتم پاس ۳/۱/۵۷ کو عمر ۱۲½ تا ۱۵ سال ہو۔ داخلہ بذریعہ امتحان مقابلہ دو پرچے (۱) انگلش (۲) حساب و جنرل نالج۔ امتحان ۱۰/۱۲/۵۶ کو ۸½ بجے صبح ڈرگ روڈ، کوئٹہ۔ لاہور کینٹ۔ چک لالہ۔ پشاور کینٹ۔ رسالپور کینٹ میں ہوگا

تعلیمی فیس ندارد۔ البتہ والدین سے صرف ۸/۰ روپے ماہوار جیب خرچ وصول ہوگا۔ اس سکول کے فارغ التحصیل مزید تین سال ٹریننگ کورنگی کریک پی۔اے۔ ایف اپرنٹس سکول میں لیں گے۔ وہاں پہلے سال ۳۰/ ماہوار اور پھر ۴۸/ ماہوار پائیں گے۔ مجوزہ فارم پر درخواستیں نزدیک ترین دفتر بھرتی سے حاصل کر کے پہنچائی جائیں۔ دفاتر:۔ کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور کینٹ۔ کوئٹہ۔ ڈھاکہ چٹاگانگ (پاکستان ٹائمز ۵/۱۱/۵۶)

(۷) پی، اے، ایف میں کمیشن

پی۔اے۔ ایف رکروٹنگ افسر حسب ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کریں گے:۔

منٹگمری ۱۳/۱۱/۵۶ سیالکوٹ ۱۷/۱۱/۵۶۔ ملتان ۲۴/۱۱/۵۶۔ لائلپور ۲۹/۱۱/۵۶

شرائط بصورت ٹیکنیکل برانچ:۔ بی۔ایس۔سی انجنیئرنگ یا ایم۔ایس۔سی فزکس عمر ۱/۷/۵۷ کو ۲۰ تا ۲۸ (۲)

(۳) شرائط برائے ایجوکیشن برانچ:۔ ایم۔اے۔ انگلش سیکنڈ کلاس و تجربہ تعلیمی عمر ۲۱ تا ۳۵

شرائط برائے ایئر کرافٹ اپرنٹس:۔ میٹرک یا سائنس والا جونیئر کیمبرج عمر ۱۵ تا ۱۷

امیدواران اصل اسناد پیش کریں۔ (پاکستان ٹائمز ۴/۱۱/۵۶)

ناظر تعلیم ربوہ

عطاء الرحمٰن صاحب راحت ملک کی والدہ محترمہ کا اعلان

(بقیہ صفحہ اوّل)

احمدی امام کی اقتداء میں اس کی نماز جنازہ ادا کی۔ اگر وہ احمدی جماعت کو "شیطانی" جماعت سمجھ کر اس پر "لاحول" بھیج چکا تھا تو پھر ایسی جماعت کی بجائے اس نے یہ مقدس فریضہ کسی رحمانی جماعت سے کیوں ادا نہ کروایا؟

مجھے افسوس ہے کہ عطاء الرحمٰن راحت گستاخی اور دلآزاری میں حد سے بڑھ گیا ہے۔ میں نے اس کی اصلاح کی بے حد کوشش کی ہے۔ مگر اس پر میری نصیحت کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اسلئے مجھے یہ اعلان کرنا پڑا ہے۔ میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالےٰ اس کو اب بھی عقل اور سمجھ اور سچی توبہ کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین والسلام

نشان انگوٹھا والدہ عطاء الرحمٰن راحت ملک از گجرات ۶/۱۱/۵۶

مندرجہ بالا مضمون محترمہ والدہ صاحبہ ملک عطاء الرحمٰن راحت نے میری، ڈاکٹر اعظم علی خانصاحب سکرٹری تعلیم اور چوہدری برکت علی صاحب کلرک دفتر پنچایت کی موجودگی میں تحریر کروایا۔ ان کو پڑھ کر سنایا گیا۔ انہوں نے اسکو درست تسلیم کر کے اس کے نیچے ہمارے روبرو نشان انگوٹھا ثبت کیا۔ اور حرف حرف کی تصدیق کی۔

۱۔ عبد العزیز سکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ گجرات ۶/۱۱/۵۶

۲۔ ڈاکٹر اعظم علی خاں سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ گجرات ״

۳۔ برکت علی کلرک دفتر ڈسٹرکٹ پنچائت افسر گجرات بقلم خود ״

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۱۱ر نومبر ۱۹۵۶ء بروز اتوار مکرم منشی کنظیم الرحمٰن صاحب کی صاحبزادی امۃ الاعلیٰ بیگم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی ان کا نکاح ۲۹ر دسمبر ۱۹۵۵ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے لطف المنان صاحب ابن مکرم شیخ مسعود الرحمٰن صاحب کے ہمراہ پڑھا تھا۔ تقریب رخصتانہ میں بزرگان سلسلہ ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی ——— احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو مکرم منشی کنظیم الرحمٰن صاحب کے خاندان اور سلسلہ احمدیہ کے لئے ہر رنگ میں خیر و برکت کا موجب بنائے اور دولہا دولہن کو دینی و دنیوی نعمتوں سے سرفراز فرماتے ہوئے انہیں باہم ایک کامیاب اور مثالی زندگی بسر کرنے کی توفیق سے بہرہ ور کرے۔ آمین۔

پورٹ سعید میں غذائی قلت کے باعث زبردست فساد

فوجی سٹور پر حملہ بول دیا گیا۔ ایک ہزار اشخاص ہلاک و مجروح

لندن ۱۱ر نومبر۔ ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق پورٹ سعید میں غذائی قلت کے باعث بلوے شروع ہو گئے ہیں۔ کل شہر کے جنوبی علاقے میں پانچ سو سے زائد مصریوں نے ایک فوجی سٹور پر حملہ بول دیا۔ لیکن فوج نے موقع پر پہنچ کر ہجوم کو منتشر کر دیا۔

یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کا بیان ہے کہ پورٹ سعید کے فساد میں ایک ہزار اشخاص ہلاک و مجروح ہوئے۔ مفاد عامہ کی سروسیں معطل ہو گئی ہیں۔ شہر میں جا بجا لاشوں کے انبار پڑے ہیں۔ اور وبائی امراض پھیلنے کا خطرہ ہے۔ کسی دوسری نیوز ایجنسی یا قاہرہ ریڈیو نے ابھی تک ہلاک اور مجروح ہونے کی تعداد نہیں بتائی۔ بیان کیا گیا ہے کہ مصری شہریوں کے ایک مجمع نے غذائی قلت سے تنگ آ کر فوجی سٹور پر حملہ کیا۔ اور کھانے پینے کی چیزیں لوٹ لیں جب یہ لوگ غلہ لے کر واپس آ رہے تھے۔ تو راستہ میں دوسرے لوگ ان پر جھپٹے۔ اور ان کی لڑائی بلوہ باقاعدہ بلوے کی شکل اختیار کر گئی۔ اتنے میں فوج موقع پر پہنچ گئی۔ اور اس نے ہجوم کو منتشر کر دیا۔ برطانوی اور فرانسیسی فوجوں کے کمانڈر نے اعلان کیا ہے۔ کہ جلد ہی شہر کو کافی مقدار میں خوراک مہیا کر دی جائیگی۔

اعلان نکاح

میرے ماموں جان ڈاکٹر شمیم احمد ایم۔بی۔بی ایس برادر خورد ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب آف عدن کا نکاح لیڈی ڈاکٹر فاننتہ خانم۔ ایم۔بی۔بی۔ایس ہمشیرہ لیفٹننٹ کرنل عبد المنان صاحب راولپنڈی کے ساتھ بعوض مبلغ ۷۰۰۰ ہزار روپے حق مہر مورخہ ۲۶ ؍۱۰ کو بعد نماز عصر امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی مکرم میاں عطاء اللہ صاحب نے پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے اور اسی کے فضل سے مثمر ثمرات حسنہ ثابت ہو۔ آمین۔

(قمر النساء بنت شیخ ضیاء الحق صاحب (چیف انجینئر گمبٹ سندھ) از ربوہ

خوشخبری

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی نے

اپنے مقررکردہ تمام اوقات پر

بالکل نئی اور آرام دہ بسیں

چلانی شروع کر دی ہیں!

ہمیں افسوس ہے کہ گذشتہ دنوں میں احباب کو پرانی گاڑیوں کے باعث کچھ تکلیف ہوئی تاہم ہم اپنے سب کرم فرماؤں کے ممنون ہیں کہ انہوں نے پھر بھی ہمارے ساتھ تعاون کر کے ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔

امید ہے دوست نئی بسیں آنے کے بعد ہماری پہلے سے بھی زیادہ حوصلہ افزائی فرمائیںگے جس کے لئے ہم احباب کے تہ دل سے ممنون ہوں گے

مینیجنگ پارٹنر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی

بین الاقوامی پولیس فورس کو صرف اس شرط پر مصر میں آنے کی اجازت دیجائیگی کہ مصر کی خود مختاری میں کوئی خلل نہ پڑے

مصر نے پولیس فورس متعین کرنے کی ابھی تک آخری منظوری نہیں دی

قاہرہ ۱۲ر نومبر۔ نہر سویز کے علاقہ میں بین الاقوامی پولیس فورس اس شرط پر متعین کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ کہ مصر کی خود مختاری میں کوئی خلل نہ پڑے۔ اس امر کا فیصلہ مصری کابینہ کے ایک خاص اجلاس میں کیا گیا۔ فورس متعین کرنے کے سلسلہ میں میجر جنرل برنز سے جو گفت و شنید ہوئی ہے۔ اجلاس میں اس پر بھی غور ہوا۔ ادھر یروشلم میں بین الاقوامی پولیس فورس کے نامزد کمانڈر میجر جنرل برنز نے کل ایک بیان میں بتایا۔ کہ جب تک مصر کی حکومت اجازت نہیں دیگی۔ اس وقت تک پولیس فورس کے دستے مصر روانہ نہیں کئے جائیں گے۔ یہ دستے سردست نیپلز میں جمع ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ مصر نہر سویز کے علاقے میں پولیس فورس کے دستے متعین کرنے پر ابھی تک رضامند نہیں ہوا ہے۔ تاہم انہوں نے امید ظاہر کی۔ کہ پہلے دستے جو نیپلز میں پہنچ چکے ہیں۔ ایک دو روز میں مصر روانہ ہو جائیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ میں حکومت مصر سے بات چیت کرنے کے لئے دوبارہ قاہرہ جا رہا ہوں۔

تحریک جدید ہمیشہ کیلئے قائم رہنے والا ادارہ ہے

(بقیہ صفحہ ۲)

تحریک کرتا ہوں۔ کہ دوست زیادہ سے زیادہ اس میں چندے لکھوائیں۔ اور پھر اسے جلد پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تا کہ پچھلا بوجھ بھی اترے۔ اور آئندہ سال تبلیغ کا کام بہتر طور پر ہو سکے۔ اور

خدام اور انصار کے ذمہ لگاتا ہوں

کہ وہ سارے دوستوں میں تحریک کر کے زیادہ سے زیادہ اور جلد سے جلد لکھوائیں۔ اور خدا کرے۔ کہ نومبر کے آخر تک ان کو وعدوں کی لسٹیں مکمل کرنے کی توفیق مل جائے۔ اور دسمبر کے آخر میں تحریک جدید اعلان کر سکے۔ کہ اس کی ضرورتیں پوری ہو گئی ہیں!"

پس ہر جماعت کے امیر یا صدر۔ خدام الاحمدیہ اور انصار پوری توجہ اور کوشش سے کم

۲ وعدوں کی فہرستیں جلد تر ارسال کریں۔ تا نومبر کے آخر تک سب وعدے آ جائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

(وکیل المال تحریک جدید)